آج کی مسلمان عورت

حاجی احمد میاں صاحب
مدیر جامعہ دارارقم للبنات کراچی

اسلام کا ہم پر یہ بھی جملہ احسانات میں سے ایک عظیم احسان ہے کہ عورت کو جو مقام اور مرتبہ اسلام نے عطا فرمایا ہے کسی دوسرے مذہب میں کسی اور نظام میں اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

جدید تہذیب وتمدن کا دعوی ہے کہ وہ حقوق نسواں کا سب سے بڑا محافظ ہے۔اس نے عورت کو مرد کے روایتی استیصال سے نجات دلائی ہے۔آج کل کے سائنسی دور کے مرد نے عورت کا استیصال بھی سائنسی انداز میں کیا ہے۔ عورت کو گھر کی محفوظ چار دیواری سے حقوق کے نام پر باہر نکالا اور اسے عزت وشرافت اور عفت وحیا کے ساتھ والدین، اولاد، بہن بھائی اور شوہر کی خدمت سے باغی بنا کر اجنبی مردوں کی خدمت پر مامور کردیا۔ ائیر ہوسٹس کی حیثیت سے اجنبی مسافروں کے سامنے جسم کی نمائش پیش کرنے پر مجبور کردیا۔ ہسپتالوں میں نرس کے نام پر بھرتی کر کے مریضوں سے زیادہ ڈاکٹروں کے ناز نخرے برداشت کرنے اور ان کی آؤ بھگت کی ذمہ داری ڈال دی۔

آج بنتِ حوا کی معصومیت، شرم وحیا اور عفت وعصمت سر بازار نیلام ہورہی ہے۔ جو خاتون گھر میں شرافت کا مجسمہ بن کر عزت واحترام کا پیکر تھی جس کی خدمت کے نتیجہ میں اسے ماں کی عظمت، بہن بھائی کا احترام، بیٹی کا تقدس اور بیوی کا مقام حاصل تھا اس سے اس کی نسوانیت جیسی متاع بے بہا چھین کر اسے ہوس ناک شہوانی نگاہوں کو بازاری جنس بنا کر سرِ بازار رسوا کیا ہے، عورت نے آزادی اور حقوق کے نام سے اسے قبول کرلیا۔ یہ انسانی تاریخ کا ایک عظیم المیہ ہے۔

مغرب نے عورت کی اسی صلاحیت کو استعمال کر کے ''آج کی مسلمان عورت'' کو بڑی کامیابی کے ساتھ اسلام کے مدمقابل لاکر کھڑا کردیا ہے اور مغرب کا یہ دعوی ہے کہ اس نے اسلام کے برخلاف جتنے محاذ کھولے ہیں، اس میں سب سے زیادہ کامیابی اسے عورت کے محاذ پر حاصل ہوئی ہے اور ''آج کی مسلمان عورت'' اسی تعلیمات سے زیادہ غیر اسلامی رسم ورواج کی پابند ہے۔ اگر غور کیا جائے تو اسلام نے عورت کی صلاحیت کو نظر انداز نہیں کیا بلکہ اسلام نے عورت کو اپنے ناموس کے دائرہ میں رہتے ہوئے مرد کے شانہ بشانہ زندگی میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا ہے اور ادا کرنے

کے مزید مواقع فراہم کئے ہیں۔

آج کے معاشرے کا سب سے بڑا مغالطہ یہی ہے جسے دُور کرنے کے لئے اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے اکابر اور علمائے کرام نے ہر دور میں اپنی ذمہ داریاں بھرپور طریقے سے سرانجام دی ہیں۔ موجودہ دور میں جب کہ ایک طرف جہالت پھیلی ہوئی ہے اور دوسری طرف عام لوگوں بالخصوص خواتین میں اسلامی تعلیمات سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق وجذبہ بیدار کیا جارہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی تعلیمات کو افہام وتفہیم کے انداز میں خواتین کے سامنے پیش کیا جائے اور انہیں اسلامی تربیت اور اسلامی سیرت وکردار کے زریں اصولوں سے آگاہ کیا جائے تاکہ...... ''دور حاضر کی مسلمان عورت'' ایک بازاری جنس بننے کے بجائے ایک عظیم جنس، معزز خاتون خانہ، گھر کی کامیاب منتظمہ اور کائنات کی بہترین ''متاع'' کہلا سکے جیسا کہ حدیث (مسلم) کی روایت ہے:''خیرُ متاعِ الدُّینا المرأة الصالحة، ان نظرت الیھا سرتك وان غبت عنھا حفظتك''.

اس لئے خواتین کو چاہیے کہ معاشرہ میں کامیاب زندگی گزارنے کے لئے کتاب وسنت کی روشنی میں علمائے کرام اور مشائخ عظام کی رہنمائی حاصل کریں اور اپنی سیرت اور اخلاق وکردار کو اسلامی خطوط پر استوار کریں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ خواتین کو معاشرہ میں حقیقی کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ　　　اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں

☆☆

غیر ملکی دینی طلبہ کے ویزوں میں توسیع کا مستحسن فیصلہ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان اور حکومت کے درمیان کامیاب مذاکرات کے بعد وزارت داخلہ نے دینی مدارس میں زیر تعلیم غیر ملکی طلبہ کے ویزوں میں توسیع کرنے کے احکام جاری کر دیئے ہیں اور غیر ملکی طلبہ کے ویزوں کے حوالے سے وزارت داخلہ میں ایک خصوصی مرکز قائم کر دیا گیا ہے۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم عمومی مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے ایک مؤقر جریدہ کو بتایا کہ وفاقی وزیر داخلہ آفتاب احمد خان شیر پاؤ اور دیگر اعلیٰ حکام کے ساتھ ان کی ملاقات میں مدارس میں زیر تعلیم غیر ملکی طلبہ کے ویزوں کا مسئلہ حل ہو گیا ہے اور نئے آنے والے غیر ملکی طلبہ کے معاملات کے حل کے لئے آئندہ اجلاس بلانے پر اتفاق ہوا ہے اور امید ہے کہ یہ مسئلہ بھی خوش اسلوبی سے حل ہو جائے گا۔ پاکستان کے دینی حلقوں نے غیر ملکی طلبہ کے ویزوں کے معاملے پر حکومت اور وفاق المدارس العربیہ کے درمیان مذاکرات کی کامیابی پر مسرت کا اظہار کیا ہے، یہ امر خوش آئند ہے کہ حکومت نے غیر ملکی طلبہ سے متعلق صدر جنرل پرویز مشرف اور اتحاد تنظیمات مدارس کے رہنماؤں کے درمیان ہونے والی گزشتہ ملاقات میں طے ہونے والے فیصلوں پر عمل درآمد کا آغاز کر دیا ہے ورنہ اسلام دشمن ومدارس دشمن لابی نے دوبارہ غلط فہمیاں پھیلا کر ان فیصلوں کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی تھی، تازہ حکومتی فیصلے کے مثبت اثرات مرتب ہوں گے اور امید ہے کہ دینی مدارس کے نئے آنے والے غیر ملکی طلبہ کے معاملے پر بھی حکومت اس طرح مفاہمانہ رویے کا ثبوت دے گی۔